منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام — توریت بلا توریہ انجیل تبجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد — گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۵ مورخہ ۱۷ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری روز سہ شنبہ جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ — مثنوی موحّد — محمّد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول — کہلاتے تقریر موحد کی ہین پھول — الامان ایصانع چرخ کہن — مات بگری نیل کا ہی جوش زن

لکھنؤ سے اک شگوفہ جور کا — یعنی پرچہ پادری مسمور کا — دین حق پر اپنے ہین ہم استوار — ہین دل و جان سے محمدؐ پر نثار

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین — خار کی مانند حق کی راہ مین — دافع ظلمت ہی یہان نام خدا — نور منشور محمّد مصطفٰی

نام رکھا شمس ہے اخبار کا — نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا — سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاوّلین

تہمت عیسٰی کی منادی پر لگا — کرتے ہین توہین فخر انبیا — سارے بینون سے دل انصاف ہی — بد زبانی شیوہ اجلاف ہی

افترا بہتان و الزام قبیح — سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح — خود رو مین گو خر عیسٰی ہی طاق — چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

اور خصوصًا ہین جو کالی پادری — تا نہ نخوت جسکے سر مین بھری — مذہب احمد ہی توحید اللہ — شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد

سو قیون کی طرح سے بے نام و ننگ — جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ — قال حق ہی قل ہو اللہ احد — باپ بیٹے سے ہے اللہ الصمد

کرکے تحریف سخن مین ریل پیل — روغن ستیر کو کہتے ہین سلیل — بی پدر فرزند پیدا کی کند — طفل را در مہد او گویا کند

منشور محمدی بنرد

ہمیشہ محمدی بنرد پوپ الوہیت نمشک کے اجازت
ہے ایک عدالت اختیار کے مقرر ہوے کہ جو دین
کیتہلک ہو یا اوس مذہب کو ترک کر دیا ہو یا اوس کے
کسی مسئلہ مین متشکی ہو یا جناب پوپ صاحب کو
بنت کوئی کلمہ گستاخانہ دلی ادبانہ کہہ بیٹہا ہو تو
وہ فوزا ماخوذ کرکے اوسے عدالت کی سپرد کر دیا جاتا
تہا۔ فقط۔ راقم مرزا موحد العذیری۔

بقیہ جواب شمس الاخبار نمبر ۱

شمس الاخبار اسکا درجہ واختیار اس امر مین پایا
جاتا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا
یہ بات بجز انسان کے کسی دوسری مخلوق کی نسبت
نہین کہی گئی منشور محمدی باوجود اس کے کہ خدا
صورت سے پاک ہے خدا انسان کو اپنی صورت پر
بنانیکا مطلب یہی سمجہا چاہیے نہین تو یہ بات جانی
لازم آویگی کہ انسان مین سر اور آنکہہ کان اور
ناک اور ہاتہ پانون جو نظر آتے ہین خدا کی تصویر مین
جیسا گہوڑے کی تصویر مین جو کچہہ نظر آتے ہین
گہوڑے کے ہین پہر اُس صورت کا معنی صفت کا
کیا چاہیے یعنی انسان کو اپنے وجود اور حیات اور علم
اور ارادے اور قدرت اور کلام وغیرہ کا ہے تو
بخشا یہ سب کس لئے بخشا کہ توحید کو مضبوط پکڑین
اور تشریک و تثلیث کو رد کرین اور نفس و شیطان
کے پھندے مین نہ پہنسین اسی واسطے یہ بات

کسی دوسرے مخلوق کے واسطے نہین کہی گئی پس
انسان کی مطلق کہا گیا المطلق ینصرف الی الکمل
الکامل کے قاعدے پر انسان سے مراد انسان
اکمل ہے وہ کون خاتم الانبیا سردار انبیا محمد رسول اللہ
ہین جو جامع جمیع کمالات صوری اور معنوی ہین
بات کب معلوم ہو سکتی کہ جب دوسرے انبیا کی کمالات
کو سردار انبیا کی کمالات کی ساتہ موازنہ کروگے اور
دوسرے کتب سماوی کو قرآن مجید اور فرقان حمید کے
ساتہ تولوگے ورنہ کیا معلوم کروگے یہ سب بیان اُس
وقت ہی کہ ان اللہ خلق ادم علی صورتہ کو
ضمیر کے مرجع کو لفظ مبارک اللہ کر دانین اگر مرجع
ضمیر حضرت آدم کو کر دانین تو واعطی کل شئ
خلقہ ثم ھدی کے کلی کا ایک فرد وہ جملہ ہوگا
تو پھر وہ بات بہ نسبت ہر مخلوق کے بولی گئی اور اذا
جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے قانون سے
انسان کی خصوصیت نہ رہی شمس الاخبار لیکن
یہ بات کہ انسان سب مخلوقات کا سردار ہے اسکو
رتبۂ اعلیٰ کا ایک خفیف نشان ہی منشور محمدی
اس جگہہ لیکن کا استدراک اور فقرے کے الفاظ کچہہ
مفید مطلب نہین انسان موحد سب مخلوقات کا
سردار ہونا اسکے بلند مرتبی کا برا نشان ہے
شمس الاخبار ہان انسان کو اس درجے کے
سبب ایسا فائدہ ہوا کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا

منشور محمدی اسکا دعوی توحید کا معتقد ہے تثلیث
کا بہت بنی و زانا تثنیت ہوا و بذکر تفوقیت شمس الاخبار
یعنی وہ اپنے خالق کی محبت مین شریک ہی منشور محمدی
خالق تعالی کی محبت مین انسان کس کا شریک ہی سو کا
بیان ہنوا شمس الاخبار خدا کے کلام مین یہہ
لکہا ہے کہ خدا انسان سے محبت رکہتا ہی منشور
محمدی خدا انسان سے محبت رکہنے کا معنی یہی ہے
کہ اسکو توحید کی عقیدے کی جزا عنایت فرماتا ہی
پھر جو کچہہ لکہا گیا کہ اگر کوئی پوچہے الی آخرہ کہ
انسان کے پاس ایک بیش قیمت روح ہے جسکو
خدا نے اپنی صورت مین پیدا کیا جسمین یہہ خاصیت
ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ ہے اور فنا ہونا غیر ممکن ہے سب
کا سب بے معنی بے مطلب ہے کیونکہ انسان کو اپنی صورت
پر پیدا کرنے کی بابت تو گذر چکی پھر روح کو اپنی صورت
پر پیدا کرنیکا کیا معنی زندگی دایم اور فنا نہونا یہہ
اللہ کی شان ہے نہ اور کسی کی روح تو مخلوق ہی
اور مخلوق کا نام کل شئی ہالک الا وجہہ کیا حضرت
عیسی کیا اور کوئی حضرت عیسی مرکر جی اٹہینگے خود
معتقدین قایل ہین یہہ سب گفتگو حضرت عیسی کے
واسطے کر رہے ہوا انکا حال تو سب لوگون پر ظاہر ہے
چانچہ بیان راچہ بیان شمس الاخبار اس سب سے
ہر شخص خواہ چھوٹا الی آخرہ غرض نتیجہ یہہ ہے کہ
خدا کی محبت کا سب سے بہتر نشان یہہ ہے کہ اسنے

جسکا
اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ انسان اسکی بہت سے
ہمیشہ محروم نرہے منشور محمدی شاید مرتب نیا
یہان سے وہان تک کسی انگریزی کتابکا بلفظ
ترجمہ کئے ہین اس واسطے تمام فقرے بی ربط اور
کسی مطلب کے مفید نہین فقط کاغذ سیاہ ہوا ہے
اکلوتے بیٹے کا معنی صرف بیٹا فقط بیٹا کرکے ہے اس
قید مین کیا بزرگی ہے مثلا کوئی کہے زید کو فقط بیٹا
ہوا تو مطلب اسکا یہی کہ اسکو بیٹی نہین ہوی یہہ
منقصت کی بات ہے زید کثیر الاولاد ہوتا تو زید
کی بزرگی تہی خدا کی محبت کا نشان حضرت عیسی سے
محبت رکہنا کرکے جو بتلایا گیا یہہ بات یہود کو اور
بت پرستون کو بولا چاہئے اہل اسلام تو حضرت عیسی
کو مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کرکے مانتے
ہین اور خدا کے سچے رسول جانتے ہین اور سرور عالم کے
بعد آپکا مرتبہ ہے کرکے پہچانتے ہین گو یہہ بعد بیت
اختلافی ہے لیکن نہ خدا جانتے نہ خدا کے بیٹے اتنی بات
کیواسطے اسقدر بحث کس لئے حضرت آدم سے حضرت
موسی تک خدائی اور ولدیت کا عقیدہ حضرت عیسی
سے نرکہے پہر ہم کیسا رکہین سرور عالم کو ارشاد ہی
یہ ہوا کہ قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین خداوندا اسپر برکت دے اور
پڑہنے والے فایدہ اٹہاوین ہمارے خداوند مسیح

کے نام دے منشور محمدی سے تو خدای مجسم ہے خداوند
کرکے نام کیسی یعنی ای خداوند خداوند کے نام سے برکت
دے کا کیا معنی اور یہہ کیسی عبارت کہ اسپر برکت دی
اور پڑہنے والے فائدہ اٹھاوین ہمارے خداوند
مسیح کے نام سے صاحب کتاب کو فقرون کے ربط مین
بڑا دخل ہے اور نحویت مین خوب کامل ہین ہندوستانی
خوب جانتے ہین گویا اہل اردو کے کان کاٹتے ہین
سبحان اللہ یہہ منہہ یہہ دعوی **ہدایت المسلمین**
باب اول الہام کے بیان مین فصل اول الہام کی ضرورت
کے بیان مین **منشور محمدی** لغت مین باب کی معنون
مین سے یہان یہہ معنی ہے ایک چیز کا نہایت اور اسکا
ابتدا مادیون کو یہہ بات پر ضرور ہے کہ اول باب الالوہیتہ
اور باب العبودیتہ لکہین پہر اُسکے بعد وحی والہام کا
بیان کرین پہر جو لوگ الوہیتہ اور عبودیتہ کو خلط
کر دئے ہین انکو وحی والہام کے بیان سے اور
اسکی ضرورت کی تبین سے کیا علاقہ اور انکو ضرورت
کیا معلوم اور دوام کیا جانین **ہدایت المسلمین**
واضح ہو کہ لفظ الہام یا وحی کے سنے ہین خدا کی طرف
سے کسی بات کا معلوم ہونا **منشور محمدی** الہام کا
معنی لغت مین اسطرح نہین ہے جیسا لکہے ہین یہ عام
لوگون کی بولی ہے بلکہ لغت مین یون ہے الہام دل
مین کہنہ ان والقہ دل افکندن خدا تعالی غیر باشد یا غیر

اما اکثر استعمال او دیگر باشد کذا فی المنتخب غرض
استعمال مین الہام کا معنی یہ ہوا کہ ایک نیک چیز جسکو
خدا تعالی بندے کے دل مین ڈالا ہی۔ پہر پادری صاحب
اس جگہہ مصدر کا معنی لینے کس بات کا معلوم ہونا کرکے جو
کہے نامناسب ہی کیون کہ یہان مصدر معنی مین اسم مفعول
کے ہی وہ بہی خود لغت ہی۔ اسکے سوای الہام یا وحی کہنی
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونون مختلف اللفظ اور متحد
المعنی ہین حالانکہ ایسا نہین بلکہ دونون مین عموم و
خصوص مطلق کی نسبت کیونکہ وحی کا لغت مین دل
مین ڈالنا یا پیغام فرستادن بکسی ہے پس وحی مین الہام
داخل ہے نہ الہام مین وحی پس پادری صاحب علم
لغت کی داد یہی دے رہے ہین **ہدایت المسلمین**
ہم تمام عیسائی اور سب یہودی اور سارے مسلمان
بہی قائل ہین اس بات کے کہ خدا کی طرف سے ضرور
اسکے نبیون اور رسولون کو الہام ہوا ہی **منشور محمدی**
فقط الہام ہی نہین ہوا ہے بلکہ وحی بہی ہوی ہی سرور
عالم کو الہام بہی ہوا وحی بہی ہوی من وراء حجاب
رب العزت سے بات چیت بہی ہوی یہان تک کہ رب
العزت کو چشم سر سے دیکہہ بہی لئے کیونکہ وہ ایک
جدا عالم تہا اس عالم سے اور جب تینون فرقے الہام
کے قایل ہین تو مسلمانون کیواسطے پادری صاحب کا
کتاب لکہنا اور اسکا نام ہدایت المسلمین رکہنا لغو محض

بمطبع پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عفی کے چہپا

آدم وحوا کے کب باپ تھے — قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے
وہ نہ کہلاے کبھی ابن خدا — ابن مریم کیونکہ عیسا بن گیا
اِک خدا کو تین مین کرنا حلول — ہی سراسر شرک نافہمی کی بھول
خوف خالق سے ڈرو ای مشرکو — اِک خدا کو تین تیرا مت کرو
دعوتِ تثلیث مین رکھا ہی کیا — ہین فقط دو اک چنوری مبتلا
حاصلِ دنیا کو وہ سمجھے ہین دین — دین حق سے انکو بہرہ ہی نہین
مرغ دنان و سیم و زر ہی میر ہے — سر بطمئی ہو رہی ہے تیز پر
عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال — ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال
چاہتے ہو گر نجاتِ اخروی — دین احمد کی کرو تم پیروی
چھوڑو ہٹ دھرمی مسیحی بھائیو — بحث ناحق منکرو کلمہ پڑھو

نصایح علمی

بڑا عالم وہ ہے جو اورون کے علم کو اپنی علم کے ساتھہ جمع کرے یعنے جسے جو علم حاصل ہو سکے حاصل کرے یہ نہ سمجھے کہ مین خود عالم ہون کسی دوسرے سے کیون تحصیل کرون بلکہ ہمیشہ تحصیل علم کے فکر مین رہے کیونکہ سب چیز کا جاننے والا خدا کیسوا کوئی نہین ہے اس واسطے چاہئے کہ جہان سے نئی بات حاصل ہو سکے اسکے حاصل کرنے سے مُنہہ نہ موڑے - جسکا علم زیادہ ہے اُسیکی قدر و منزلت زیادہ ہے اور جسکا علم کم ہے اُسیکی قیمت کم ہے - کوئی خزانہ علم سے زیادہ نفع نہین دے سکتا - علم حاصل کرو اسکا حاصل کرنا ایک کار خیر ہے اور طالبان علم کو پڑھانا بجای صدقہ دینے کے ہے علم تنہای مین ہمنشین ہے اور دشمنون کے

مقابلہ کرنیکے واسطے ہتیار ہے اور دوستون کی واسطے آرایش ہے فقط - ——— راقم محمد عنایت اللہ

خلاصۂ وعظ جناب امام اہل فن مناظرہ اہلکتاب سید ابو المنصور صاحب الملقب بثناء اللہ

واذ قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المہاد ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد - یا ایہا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ - ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین

یعنی اور جب کہا جاتا ہے واسطے اُسکے ڈر تو اللہ سے پکڑتی ہے اوسکو عزت ساتھہ گناہ کے پس کفایت ہے اوسکو دوزخ اور البتہ برا ہے بچھونا اور بعضے لوگون سے وہ ہی کہ بیچتا ہے جان اپنی کو واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے اور اللہ شفقت کرنیوالا ہے ساتھہ بندون کے ای لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سارے (یعنے پورے پورے) اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر (بقرع) اگرچہ یہ سب آیتین جو ہمنے یہی پر ہین نصیحت کے لئے فائدہ مند ہین لیکن اسوقت اتنی ہی آیت پر غور کرونگا - کہ یا ایہا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ مسلمانون کو پورا پورا اسلام مین داخل ہونا چاہئے کیونکہ اگر کوئی شخص صرف نماز پڑہے اور روزہ سے کچھہ غرض نرکہے تو وہ پورا پورا اسلام مین داخل نہوا یا کوئی مسلمان روزہ و نماز کرے سنت و نفل اور اسکا

مواسب حقوق ایمان جیسے ہمسایہ کا حق اور محتاجون پر
رحم اور مسافر کی خدمت اور ماں باپ کا ادب اور ماکمون
کی فرمانبرداری وغیرہ ترک کردے تو وہ پورا پورا
اسلام مین داخل ہنوا لیکن ان سب باتون سے بڑھکر
ہمارے اوپر اور ایک فرض ہے یعنے خدا اور رسول کے
نام کی حمایت اگر اس سے ہم مطلق غافل رہے تو اسلام
کا کوئی بھی حق ادا ہنوا وان لم تفعل فما بلغت رسالته
یعنی اگر نکری تو پس نہ پہنچایا تو نے پیغام اوسکا (مائدہ ع ۱۰)
جسطرح نماز مین بعضی ارکان ترک کردینا نماز کو باطل
کردیتا ہے اسیطرح یہان بھی غور کرنا چاہیے کہ جو شخص
خدا اور رسول کی حمایت سے غرض نہ رکھے وہ پورا پورا
مسلمان کیونکر ہوا کیونکہ ایمان کا سارا مدار تو اسی پر
ہے کہ ہم خدا اور رسول کیواسطے غیرتمند ہون یعنے جو
شخص کہ خدا اور رسول کیواسطے غیرتمند نہین ہے اوسکی
کوئی عبادت خدا کیواسطے نہین ہے وہ پورا پورا
اسلام مین داخل ہنوا چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
والذی نفسی بیدہ لا یومن احدکم حتے اکون احب
الیہ من ولدہ ووالدہ بجا ہے۔ ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قبضے مین میری
جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہوسکتا
جب تک کہ مین اوسکے نزدیک بیٹے سے اور اوسکے باپ
سے زیادہ پیارا نہو جاؤن انتہی پس ہر شخص خوب
غور کرے کہ اوسکے باپ کو اگر کوئی سخت برا بھلا کہے
یا اوسکے بیٹے پر کوئی جھوٹی تہمت دھرے تو کیا یہ گوارا
کرجائیگا ہرگز نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نام کی سربازار اہانت ہوتی اور سیکڑون
ہزارون رسالے اسلام کے رد مین تصنیف کئی جاتے
ہین کیا مسلمانون کو یہ غیرت کا مقام نہین ہے کہ
دینا کے اور سیکڑون جھگڑے اپنے سر لیتے ہین اور
جان و مال فضول کامون مین صرف کردیتے ہین مگر
خدا اور رسول کی حمایت مین انکی ہمت بالکل پست ہے
اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم اور نہین جانتے کہ اگر اسی
غفلت مین ساری عمر رہے تو بھی کب تک آخر ایکدن
خدا اور رسول ہی کے پاس جانا ضرور ہے ایماندارون
کی پہچان جو خدا نے اپنے پاک کلام مین بتلائی وہ
یہی ہے جو حامیان اسلام کے سوا اور کسی مین ہرگز
ممکن نہین یعنی حقتعالی فرماتا ہے لتبلون فی اموالکم
وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم
ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا۔ وان تصبروا وتتقوا
فان ذلک من عزم الامور۔ (ال عمران ع ۱۹)
یعنے البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ مالون اپنے اور جانون
اپنے کے اور البتہ سنوگے اون لوگون سے کہ دئے گئے
ہین کتاب پہلے تم سے (یعنے یہود و نصاریٰ) اور اون
لوگون سے کہ شریک لاتے ہین ایذا یعنے بدگوئی بہت
اور اگر صبر کرو تم اور پرہیزگاری کرو پس تحقیق یہ بہت
کے کامون مین سے ہی انتہے پس جسنے ان باتون سے

خوف کیا پورا پورا اسلام مین کب داخل ہوا آپ اگر کوئی کہے کہ
پورا پورا اسلام مین داخل ہونے اور خدا اور رسول کی
حمایت مین یہود و نصاریٰ کے دلایل کو رد کرنیکا نتیجہ
دنیا و دین مین کیا ہے تو معلوم کرنا چاہیے کہ دنیا مین
انصار اللہ کی جماعت مین داخل ہونا اسکا نتیجہ ہے یہ
منصب خدا نے اپنے خاص لوگون کیواسطے مقرر کیا ہے
کیونکہ خدا کے یعنی دین خدا کے مدد کرنے والے وہی
لوگ ہین جنکو خدا نے ازل سے چن لیا ہے اور جنکی تعریف
خدا نے اس طرح فرمائی ومن الناس من یشری نفسہ
ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد۔
اور ایسے لوگ گو نگا ملکو مین کم پایا جاتا اونکی بیش قیمت
اور عزیز الوجود ہونیکی دلیل ہے پس دنیا مین اونکا
منصب یہی ہے کہ وہ کہہ سکتے ہین نحن انصاب اللہ
اور عاقبت مین اونکی عزت اسطرح حدیث صحیح مین
وارد ہے کہ قال رسول اللہ صلعم یجی یوم القیمۃ ناس
من المسلمین بذنوب امثال الجبال یغفرہا اللہ لہم و
یضعہا علی الیہود والنصاری یعنی صحیح مسلم مین ابو
موسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے کہ لاوینگے کچھ لوگ مسلمان اپنے گناہ پہاڑون
کی برابر خدا اون گناہون کو یہود و نصاریٰ پر رکھ
دیگا انتہی اس حدیث کے شارح کا قول ہے کہ اس
حدیث مین وہ مسلمان مراد ہین جنکو یہود و نصاریٰ سے
سخت تکلیفات پہونچی اور انہون نے صبر کیا اتنے

پس یہود و نصاریٰ کا ظلم سہنے والے وہی لوگ ہین
جنہون نے خدا و رسول کے نامکی حمایت مین یہود و نصاریٰ
کی سخت و سست باتین سنین اور صبر کرکے دین اسلام
کی مدد مین کوشش کی اور وہ رد نصاریٰ کے واعظ
ہین کیونکہ اگر کوئی شخص کچھ فساد کرکے نصاریٰ کے ہاتھ
سے سزا پائے تو اوسکے لئے کچھ بھی اجر نہین بلکہ وہ
تو اوسکی واجبی سزا ہے لیکن حمایت اسلام کی وعظ مین
اگر ہم کسیقدر رنج و محنتون پر صبر کرین تو قیامت کے
دن اسیکا بڑا اجر ہے اور چونکہ سب لوگ یہہ کام یعنے
رد نصاریٰ کا وعظ نہین کر سکتے وہ کیونکر دین و
دنیا مین خدا کی خوشنودی حاصل کرین اور پورے
پورے ایماندار بنین اون کے لئے دنیا مین یہی
تدبیر ہے کہ وہ حمایت اسلام کی کتابین چھپوائین
اور رد نصاریٰ کے وعظ مین حاضر ہون اپنے اپنے
محلے مین رد نصاریٰ کا وعظ ہفتہ وار مقرر کرین اور
سب محلے کے لوگ جمع ہوکر سنا کرین اور اپنے اپنے
لڑکون کو بھی اسطرح کا وعظ سنوایا کرین کہ اسمین
ہم خرما و ہم ثواب یعنے ایمان کی حفاظت اور اجر و ثواب
بھی ہے افسوس اون لوگون پر جو اسکام سے بالکل
غافل ہین اور نہین چاہتے کہ پورے پورے مسلمان
بنین ایسون کی بابت کہہ سکتے ہین کہ پورا پورا مسلمان
ہونا تو ایکطرف بلکہ وہ ادہورے بھی نہین ہین وہ
اتنا بھی نہین جانتے کہ خدا ہے یا نہین اور اگرچہ رحیم

کے طور پر وہ اقرار کرتے ہین کہ لا الٰہ الا اللہ مگر حقیقتاً
وہ خدا اور رسول سے بالکل ناواقف ہین یقولون
بالسنتہم مالیس فی قلوبہم (فتح) کہتے ہین سو زبانون
اپنی کے جو کچھ کہ نہین ہے دلون اُنکے لیکن یہ ملامت
صرف ایکہی دفعہ خدا نے نہین فرمائی بلکہ بار بار ارشاد
ہو چکا ہے مرقس باب ۶ مین ہے کہ یہ لوگ ہونٹون سے
میری بزرگی کرتے ہین پر اون کے دل مجھ سے دور ہین
انتہی (متی ۱۵ باب) یشعیاہ ۲۹ باب ۱۳ مین ہے یہ
لوگ زبان سے میری نزدیکی دہوندتے ہین اور اپنے
ہونٹون سے میری تکریم کرتے ہین لیکن اون کے دل
مجھ سے دور ہین انتہی (حزقیل ۳۳ باب ۳۱) مین
ہے کہ وے اپنے منہہ سے بہت سی الفت ظاہر کرتے
ہے کہ وے اپنے منہہ سے بہت سی الفت ظاہر کرتے
پر اون کے دل لالچ پر دوڑتے ہین یا یہ کہ دنیاوی
مراتب نے اونہین پورا پورا ایماندار ہونے سے باز رکھا
ہے اخذتہ العزۃ بالاسم مخصوص جہنم اگر لازم تہا کہ وہ اس
افضلت کے شکریہ مین زیادہ خدا کیطرف متوجہ ہوتے
مگر قارون کی سمجھتے ہین کہ ہمارے مقدرت صرف ہمارے
ہی لیاقت کا نتیجہ ہے خدا نے کچھ نہین دیا ہے اغلب ہے
کہ دین اسلام کی مدد کرنیوالون کو وہ یہی تک گناہ
جانتے ہین اور جو اور کیسکی اعانت کرنیوالے کی خوشامد
کرنا اونکی کمال سعادت اور نجات ہے اور نہین جانتے
کہ ہر شخص کا حشر اوسیکی ساتہ ہوگا جس سے وہ محبت
رکہتا ہے ان اللہ جامع المنافقین والکافرین فی

جہنم جمیعاً (آخر سیپارہ والمحصنت) یعنے اللہ اکٹہا
کریگا منافقون اور کافرون کو دوزخ مین ایک جگہ
انتہے یا یہہ کہ وہ کمال قابلیت کے راہ سے جانتے ہین
کہ ہم اپنے دانائی سے اپنے نیک و بد کا بخوبی انتظام
کر رہے ہین خدا کچھہ ہمارا بنا یا بگاڑ نہین سکتا لیکن
اگر خدا کا ل ملک مین بھیجے یا وبال نازل کرے یا
گہرون مین آگ لگجاے یا تندرستی باقی نرہے تو
اس سے بچے رہنا دنیا مین کسی کے مدد سے ممکن
نہین ہے کوئی دنیاوی وسیلہ کام آئے اوسوقت کون کہہ
سکتا ہے کہ میری دانائی ان سب آفتون سے بچالیگی
یہہ سب آفتین لوگون پر خدا کے نافرمانی سے نازل
ہوتی ہین چنانچہ اگلے قومون پر یہی آفتین نافرمانی
کے سبب سے آیا کرتی تہین اور یہ سب تو صرف دنیاوی عذاب
ہین آخرت کا عذاب ان سے کہین بڑہکر ہوگا ممکن
تہا کہ مین ان باتون کو دیر تک بیان کرتا لیکن حیرت
اتنا کہنا اثر نکرے ممکن نہین کہ وہ بہت سی باتون
کو یاد رکہیگا اب اون لوگون سے جنہین خدا کا
خوف ہدایت کرے مین کہتا ہون کہ توبہ کرو کیا ہمیشہ
خدا سے سرکش رہوگے کبہی خدا کے پورے ایماندار
نہ بنوگے کیا زندگی کو یونہین بسر کروگے اور کیا لاکہون
برس جیتے رہوگے توبہ کرو ابہی وقت ہی آج ہی
آفتاب مشرق سے نکلا ہے توبہ کرو جاگو لا تتبعوا
خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین مت پیروی

کردہ قدمون شیطان کی تحقیق وہ تمہارے واسطے دشمن
ہے ظاہر خدا کے حضور فروتن ہو اپنی غفلتون کا اقرار
کرو خدا اور رسول کا جلال ظاہر کرنے مین سرگرم ہو کیا
ہم لوگ جو یہہ کام کرتے ہین کچھہ گناہ کرتے ہین کیا یہہ
کوئی بیکاری ہے یا چوری ہے جو مجرم ٹھہرائے جائین
نہین بلکہ خدا کے ساری مخلوقات کی خیر خواہی کرتے
ہین ہر ایک کی عاقبت بگڑنے پر ترس کھاتے اور سبکو
خدا کے فضل کی طرف بلاتے ہین پس اگر یہہ سب باتین
سچی ہین تو ہم لوگ ہرگز خطا پر نہین بلکہ وہی لوگ خطا
پر ہین جو اس سے غافل ہین اور ابتک پورے پورے
ایمان دار نہین ہوئے ہین فقط۔

بقیہ مضمون مصنفہ جناب فاضل جلیل وعالم کامل مولوی محمد رکن الدین صاحب مکمل سلمہ اللہ تعالیٰ

کہ جسکے رو سے ہندؤن کی دلآزاری کرنا جائز بتلا
سکین کیون کہ جو خدا ایکدفعہ جسم مین آیا اوسکو چند
دفعہ آنے کون مانع ہے دس بیس سو ہزار دفعہ
اوتار ہونا بھی ممکن ہے اگر عیسائی اسکا جواب یہ
دیوین کہ ہماری الہامی کتاب سے یہہ بات ثابت ہے
اسلئے اسپر بلا دلیل ایمان لاتے ہین تو ہم کہتے ہین
کہ اول تو انکی کتابون کا الہامی ہونا ثابت نہین
بالفرض اگر الہامی مانی جاوین تو اونمین تغیر وتبدیل
وتحریف اسقدر ہوگئی کہ قابل اعتبار کے نہین رہے
ہین علاوہ برین اگر صرف اپنے مذہب کی کتاب پیش
لانے سے بلا دلیل عقلی اس مسئلہ کو سچا قبول کرنا
ہے تو پھر دوسرے مذہبون پر کیا اعتراض ہے ہندو
اپنی بید اور شاستر سے اوتارون کا ہونا ثابت
سکتے ہین اور اپنے کتابون کو آسمانی اور الہامی
کہتے ہین عیسائیون کے نزدیک بیبل کے رو سے ثابت
ہے کہ خدا کو بکسے کسی نے نہین دیکھا اور نہ اسکو کوئی
دیکھہ سکتا ہے تعجب ہے کہ پھر مسیح کو خدا کہتے ہین جسکو
ہزارون لاکھون آدمیون نے دیکھا اور سب انسانی
خواہشین جیسے کھانا پینا سونا جاگنا بولنا وراز
اضطراب لاچاری رکھتا تھا اور روح قدس کو
کبوتر اور شعلون کی شکل مین لوگون نے دیکھا وہ
بھی خدا نہین عیسائی مذہب کے رو سے خدا تھا
علاوہ صورت انسانی کے پرندون اور آگ اور
دیگر اشیا کی صورت مین بھی مجسم ہوتا رہا ہے اس صورت
ہندؤن پر طعن اونکا بیجا ہے جوالہ مکھی کے شعلون اور
کاہی اور نیل کنٹھہ یعنی کڑیل کی صورت مین آنا بھی سہل ہے
علاوہ اسکے خدا کی ذات مین کئی طرح کے عیب لکھہ دیے
ہین جنسے اوسکی ذات بالکل پاک ہے توریت مین لکھا
ہے کہ خدا تعالیٰ ساری رات یعقوب سے کشتی لڑتا
رہا مگر یعقوب اوسے نہ گرسکا جب صبح قریب ہوئی تو
خدا نے یعقوب کے تخنہ کے نس چڑھا کے اوسکو گرادیا
اور آپ چلا گیا دیکھو وہ عجب خدا ہے جو اپنے بندہ سے

کشتی لڑتا رہا اور ساری رات مین اوسکو گرا نسکا فجر
ہوئی مارے شرم کے جب اور کچھ زبن آئی تو غریب بندہ
کے نس چڑھا کے اوسکو گرا دیا اور آپ بھاگ گیا -
جان اللہ آنا اور جانا اور کشتی کرنا اور بندہ کو گرا
نسکنا آخر کار فریب کرنا یہ سب باتین خدا کی شان
کے لایق ہین - ایک جگہہ بیبل مین لکھا ہے کہ خدا جہان
کو پیدا کرکے پشیمان ہوا - وہ خدا پہلے عالم غیب
نہین تہا اور اوسکو آیندہ کی خبر نہ تہی اور ایسی جہان
کو پیدا کرکے پشیمان ہوا اور کیا پشیمانی خدا کی ذات
مین آسکتی ہے اب مین اسپر کفایت کرتا ہون میرے
زبان سے خدا کی شان مین ایسے ایسے کلمات بے
ادبانہ نہ نکلین ورنہ بیبل مین تو ہزارہا ایسے ایسے
باتین ہین جو چاہے پڑہ کے دیکھ لے پہر اگر وہ خدا
خدائی کے لایق ہووے تو اوسکو مانے فقط -

پادری صاحب لوگون کی چالاکی کا بہید کھل جانا

(۱) حل الاشکال صفحہ ۱۰۶ قولہ ۲ زبور مے مین حضرت
داؤدؑ نے مسیح کے نام سے فرمایا ہے کہ خداوند تیرے
حق مین فرماتا ہے کہ تو میرا بیٹا ہے مینے آج کے دن
تجہکو جنا اقول استفسار کا مطلب اسمقام پر یون
معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح حضرت یعقوب اور حضرت
سلیمان کے حق مین ابن اللہیت کی تخصیص تصریح اسم
توریت مین ہے اوسیطرح توریت مین حضرت عیسیٰ کے
ابن اللہیت کی تصریح نہین ہے نہ یہہ کہ عیسائی لوگ
جھوٹا دعوی استنباط ابن اللہیت عیسوی کا توریت
سے نہین لکھتے اور انجیل مین بھی اگرچہ حضرت عیسیٰ
نے خدا کو اپنا باپ کہا مگر تخصیص اپنی ذات کی رفع
کردی ہے یعنی علی العموم مخاطبین کی نسبت بہی خدا کو
اونکا باپ کہا ہے (دیکھو پیاری وعظ متی مین ۵ باب
۴۵ اور ۶ باب ۶ و ۸) اور مسیح کا لفظ جو اوس
زبور مین وارد ہے سو بالاتفاق بمعنی بادشاہ ہے
نہ عیسیٰ مسیحا اور مراد لینا پادریون کا اوس لفظ سے
عیسیٰ کو دوسرا مرسے اس سے یہہ نہین لازم آتا ہے
کہ اونکے حق مین خدا کے بیٹے ہونیکے زبور مین تصریح ہے
ظاہرا وہان سے خود حضرت داؤد مراد معلوم ہوتے ہین
خواہ حضرت سلیمان مراد ہون خواہ حضرت خاتم
النبیین صلعم غرضکہ وہ شخص مراد ہے جو برگزیدہ الہی
ہو اور بادشاہت ظاہری بھی رکہتا ہو نہ کہ حضرت
عیسیٰ کہ بادشاہت ظاہری نہین رکھتے تھے اور
بادشاہت باطنی تو ہر نبی کے لئے بلکہ بعض
اولیا کیواسطے بہی ہوتی ہے ثانیاً اس مقام پر
بطور مشتے نمونہ پادریون کی کارستانی جو بیبل کے
ترجمہ کرنے مین ہوا کرتی ہے اوسکا ایک کلیہ ہم آشکارا
کئے دیتے ہین کہ اس طرح کے قاعدے اونکی کارستانون
کے بیبل کے ترجمہ کرنے مین بہت ہین اور یہہ بھی
ایک مصداق آیہ کریمہ یحرفون الکلم عن مواضعہ

کا بیٹا اور وہ کلمہ یہ ہے کہ بالاتفاق ثابت اور مسلم البثوت
ہی کہ رات موسیٰ سے یہ دستور شرعی جاری ہتا کہ جو شخص
بادشاہ ظاہری بنی اسرائیل کا قرار دیا جاتا تو پہلے اس
کے سر پر روغن زیتون ملتے تھے اس وقت سے وہ خدا
کا مسیح کہلاتا تھا اور جو کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو
بھی بادشاہ قرار دیتے تھے تو اگرچہ اون کے سر پر
روغن زیتون مرسوما نہین ملا گیا پتھر بھی اونکا تعلق
مسیح ٹھہر گیا مگر پادری لوگ مسیح کو بمعنی علاقہ مسیح صرف
بمعنی ممسوح سمجھتے ہین پس توریت مین اگر کسی کی نسبت
وہ لفظ بولا گیا ہے اور اوس کے ساتھہ کوئی مضمون
ایسا نہین ہے کہ بالبداہتہ مانع ہو حضرت عیسیٰ کے
مراد ہونیسے تو پادری لوگ وہان سے مراد حضرت
عیسیٰ کو ٹھہرانیکے لیے جس ترجمے مین لکھینگے تو مسیح
بروزن فصیح لکھینگے اور ممسوح یا مسیح کردہ شدہ بر
وزن فصح کردہ شدہ یا سر ملا گیا ہرگز ہرگز نہ لکھینگے اور
جہان کہین اوس لفظ کے ساتھہ مضمون سابق الذکر
بھی پایا جاتا ہے وہان اکثر ممسوح اور مسیح کردہ شدہ
بروزن فصح کردہ شد یا سر ملا گیا لکھینگے نہ کہ مسیح
بروزن فصیح مگر بسبیل ندرت شاید بھولے سے

راقم سید محمد نصر تعلی مالک مطبع نصرۃ المطابع دہلی

بقیہ مضمون کلیسای مسیح نمبر ۱۸

حضرات ناظرین اخبار عالیوقار کے سیر و مطالعہ کی
لئے اس محل پر ایک نقل لکھی جاتی ہے اسطرح پر کہ

ایک شخص ان پادریون کی مکاری اور ملا بسازی سے
جان بلب آیا ہوا تھا دن رات اسی داؤ گھات مین
رہتا تہا کہ فرصت ملے تو ان حضرتون سے دل کا بخار
نکالون چنانچہ اوسے ایک پادری سے نہایت عداوت
تہی کیون کہ اوس پادری نے اوسکے دشمن کو معافی نامہ
اوسکے دوست کی اذیت کی واسطے دیدیا تھا۔ علیٰ ہذا القیاس
ایک روز سنا گیا کہ وہ پادری صاحب پوپ کیطرف
سے معافی نامے بیچنے کے لئے باہر کسی گاؤن کو چلے آتے
ہین اوس شخص کو بھی خبر ہوئی فی الفور انتقام کا موقعہ
دیکھکر اوسی پادری کو حال اور مستقبل گناہون کا محصول
دیکر معافی نامہ حصول کرکے اثنار راہ مین گھات لگاکر
اوسکے تاک مین جھکی بیٹھہ رہا۔ جون ہی پادری کی سواری
نکلی وہ بلای ناگہانی کیطرح پہنچے جھاڑ کر اون کی پیچھے
پڑ گیا پادری کی تعظیم مین کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا اوست
بگڑ بان ہوکر خوب لکڈ کوب سے اون کی ناتہ پاؤن نرم
کئے اور پاپوش سے بلائین لین۔ پادری نے جھنجلا
کے کہا کہ او نامعقول یہہ کیا حرکت نا ملایم کرتا ہے تو
جہنم واصل ہوگا بلکہ تیرے کئے ایک پشتین فی النار ہوجائین گے۔ اوسنے جواب دیا حضرت یہ آپ کیا
فرماتے ہین یہہ دیکھیے مین اپنے پاس معافی نامہ رکھتا
ہون۔ الغرض دیکھئے یہہ مسیح کی کلیسا کا حال ہے اور
اوسکے امامون کی یہہ پہچان ہین نہین معلوم پھر کس منہ
سے عیسائی لوگ ہمارے دین اسلام کی امامون اور

ہوکر پہاڑون اور جنگلون مین چل بسے اور وہین اپنی
معبود کی پرستش مین مشغول ہوے اگرچہ کچھ دنون
بعد امن وامان ہوگیا مگر اونہون نے آبادی کی طرف
رُخ نہ کیا تارک الدنیا اور خدا کی پرستش کو نہایت
پسند کیا کیونکہ انکا خیال یہ تہا کہ تکلیف جسمانی و نفس
کشی کرنا گویا مولا کی مرضی پر چلنا ہے - چنانچہ اس امید
پر خویش و اقربا کی صحبت کو ترک کیا پہاڑون اور جنگلون
مین مکانات تعمیر کرکے رہنے سہنے لگے لیکن رفتہ
رفتہ انکی توقیر اور منزلت عروج پکر گئی شدہ شدہ
یہ لوگ بادشاہون کے مشاہیر بن گئے بلکہ اکثر
بڑے بڑے درباردن مین یہ وکالت کے عہدہ پر
ممتاز ہوکر بھیجے جاتے تھے اور وقتاً فوقتاً جنگ و جدل
مین یہی حضرت عملدار ہوتے تھے عجب طرح کا دانا
پھسلانا مچلنا سسکی بہرنا اور موہنہ بنانا انکو آتا
تھا کہ عوام الناس نہایت الفت سے خلیف تھے بلکہ جناب
پوپ بہی از بس اون سے دم بخود تھے - کیونکہ اکثر
لوگ پادریون بشپون کی نصیحت وعظ چہوڑکر انکی
تلقین و پند کیطرف کمال راغب تھے - اور آگے
یہ جوق در جوق تدی کے مانند جس شہر پر نازل ہوتے
اوسکو لوتھ گہسوتھ سے صفاچٹ کر دیتے تھے انکی
فریق بہت سے اقسام پر منقسم تہی چنانچہ سیسٹوبیت
بینی ڈک پٹن - ڈومنی کن - فرانسسیس کن - کارمی
سیت وغیرہ انکا سکہ ایسا بیٹہا کہ انکی ترغیب کے باعث

مشعل محمدی نمبر ۲
جلد ۲

[illegible] کی توہین کرتے ہین اور طرح طرح کے الزام اور
[illegible] اوپر بہتان باندہتے ہین اپنی خبر نہین کہ گہر مین
[illegible] ہوئی ہے افسوس ہے ان پر اور افسوس ہے
[illegible] کہ مذہب پر قیامت کے روز یہہ لوگ خدا اور اپنے مسیح
[illegible] موہنہ دکھلائین گے بہتر ہے کہ یہہ اس وقت توبہ
کرین اور خدائے واحد پر ایمان لائین اور اوسکے رسول و
مقبول رسالت مآب ختم المرسلین کو شفیع و منجی جانین
تو البتہ انکو دین و دنیا مین آرام حاصل ہوگا ورنہ
بقول شخصی نہ ادہر کے نہ اودہر کے - ہمین زیادہ افسوس
اپنے اون عیسائیون پر آتا ہے کہ جنہون نے ناحق
دین اسلام کو ترک کیا اور بے فایدہ اس مذہب عیسوی
کو قبول کیا کہ جسکا یہ حال ہے جو ہمیشہ اصلاح کا محتاج
ہے اور ہمیشہ اوسکی ترمیم اور تہذیب ہوتی رہتی ہے
چنانچہ جسوقت ہم رفرمیش یعنی اصلاح کا بیان
کرینگے تو ناظرین اخبار پر اس مذہب کے فضیلت اور
منزلت عیان ہو جائیگی اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ
ہمارے واسطے پادری اور کاتی کسٹ جو ملازم مشن
کے ہین بڑی سرگرمی سے وعظ کرتے ہین اور ہم
سنا کرتے ہین شعر ہو حد - سناتے ہین ہمین انجیل
پادری صاحب ؛ کبہی ہم اونکو کبہی اون کے دین کو
دیکہتے ہین ؛ قصہ کوتاہ ۱۱ و ۱۲ صدی سے لیکر قوم
فقرا تہرنے لگا تین چار سو برس بعد مسیح کے اکثر
لوگ بسبب ظلم و تعدی کے بستیون سے پراگندہ